سُورَۃُالبَقَرَہ کی آخری دوآ یتوں کی عظمت و فضیلت اور ان کی تلاوت کا اجر وثواب

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْأَنْبِيَاءَ إِخْوَةً، وَبَعَثَهُمْ إِلَى الْبَشَرِيَّةِ قُدْوَةً، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى مَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ. **أُوصِيكُمْ** عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ)[١].

برادرانِ اسلام ورفیقانِ گرامی قدر! بلاشبہ قرآن کریم ،کتابِ ہدایت اور مکمل خیروبرکت ہے اس کی تلاوت کے اہتمام سے دلوں کو شفاء ورحمت حاصل ہوتی ہے، یوں تو پورا قرآن کریم اور اسکی تمام سورتیں خیروبرکت سے لبریز ہیں مگر بعض سورتوں اور آیتوں کو خصوصی مقام حاصل ہے انہیں میں سُورَۃُالبَقَرَہ کی آخری دو آیات بھی ہیں سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام خدمت نبوی میں حاضر تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے اوپر سے ایک آواز سُنی آواز ایسی تھی جیسی دروازہ کُھلنے پر ہوتی ہے[٢] آپ نے اپنا سرِمبارک اُوپر کو اٹھایا تو حضرت جبریل

---

(١) الحديد: ٢٨.
(٢) شرح النووي على مسلم ١٦١/٣.

نے فرمایا   یہ آسمان کا ایک ایسا دروازہ ہے جو صرف آج ہی کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، پھر اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا تو حضرت جبریل نے بتایا! یہ ایسا فرشتہ ہے جو صرف آج ہی نازل ہوا ہے آج سے پہلے کبھی اس کا نزول نہیں ہوا، اس فرشتے نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور عرض کیا! آپکو ان دو نوروں کی خوشخبری ہو جو صرف آپ کو عطا کئے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی بھی نبی کو نہیں عطا کئے گئے، ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرا سُورَۃ بَقَرَہ کا آخری حصہ یعنی اس کی آخری دو آیتیں: آپ ان میں سے جتنے حروف بھی پڑھیں گے آپ کو ان کا عظیم اجر اور کثیر ثواب عطا کیا جائے گا[1]

قرآنِ کریم کی تلاوت کا اہتمام کرنے والو! یقیناً سُورَۃ بَقَرَہ کی آخری دونوں آیتیں بڑی عظیم بشارت اور خصوصی عطیہ ہیں یہ ایمانی نور اور قیمتی خزانہ ہیں[2]

ان آیتوں میں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب ﷺ کو اور مومنوں کو بشارت دی ہے اور اس بات کی گواہی دی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالی کی مکمل اطاعت کی، اور تمام انبیاء ورُسُل علیہم السلام پر ایمان رکھا: (آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ)[3]. یہ رسول اس چیز پر ایمان لائے ہیں جو ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے نازل کی

---

(١) مسلم: ٨٠٦.
(٢) كما جاء في الحديث الذي أخرجه الإمام أحمد: ٢١٥٦٤.
(٣) البقرة: ٢٨٥.

گئی ہے اور (ان کے ساتھ) تمام مومنین بھی، یہ تمام لوگ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم اس کے رسولوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے (بلکہ ہم تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں) اسی طرح یہ دونوں آیتیں رحمت وکرم کے مضمون پر بھی مشتمل ہیں اور اللہ کی طرف سے لوگوں پر تیسیر اور آسانی کرنے کی خبر دی گئی ہے اسلام میں لوگوں پر سہولت کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے ایسے ہی ان آیات میں بڑی جامع اور عظیم الشان دعائیں ہیں اللہ تعالی نے جن کی قبولیت کی ضمانت لی ہے [1]

چنانچہ رسول رحمت ﷺ کا ارشاد ہے: «الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ؛ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ» [2] سُورۂ بَقَرہ کی آخری دو آیتیں ایسی بابرکت ہیں کہ جو شخص ان کو رات میں پڑھ لیتا ہے تو وہ اس کیلئے کافی ہوجاتی ہیں، ان فضائل کا تقاضا ہیکہ ہم خود بھی ان آیات کے پڑھنے کا اہتمام کریں اور ان کے ذریعے دین ودنیا کی کامیابی کی دعا کریں نیز اہل وعیال کو بھی اس کی تعلیم وترغیب دیتے رہیں. یا اللہ یا کریم! ہم کو تلاوتِ قرآن کی اور اس کے معانی میں غور وفکر کی توفیق عطا فرمادے اور اس پر عمل آسان بنادے نیز ہمارے قلوب کو تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی تعظیم ومحبت سے لبریز کر دے **

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) كما جاء في الحديث الذي أخرجه الإمام الترمذي: ٢٩٩٢.
(٢) متفق عليه.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، أَمَرَنَا أَنْ نُؤْمِنَ بِجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى. **رفیقانِ ملت ِاسلامیہ! میرے عزیز بھائیو!** سُورَۃُالبَقَرَہ کی آخری آیتوں سے یہ مضمون بھی ذہن میں پختہ ہوتا ہے کہ خدائے عزوجل نے انسانوں کی ہدایت کیلئے انبیائے کرام کا سلسلہ جاری فرمایا اور ہر امت کے پاس رسول کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو توحید ورسالت کی دعوت دیں اور ان کو رب العالمین کی اطاعت وعبادت کی طرف بلائیں جیساکہ اللہ جل جلالہ کافرمان ہے:(**وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ**)(۱).اور حقیقت یہ ہیکہ ہم نے ہر امت میں کوئی نہ کوئی رسول اس ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے کہ (لوگو) تم اللہ کی عبادت کرو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کورسول بناکر دنیا میں بھیجا پھر رحمت کونین ﷺ پر سلسلۂ نبوت کو ختم فرمایااور آپ کو خاتم الانبیاء و المرسلین بناکر مبعوث فرمایا پس تمام پیغمبروں نے لوگوں کوتوحید ورسالت کی دعوت دی اور ان کے سامنے راہ ہدایت کو واضح فرمایا اور ان کودین ودنیا کی کامیابی اور سعادت کی طرف بلایا بہرحال اللہ تعالی کے تمام رسولوں پر ایمان لانا اور ان کی دعوت کو حق اور سچ ماننا دین کا

---

(۱) النحل: ٣٦.

ایک بنیادی رکن ہے اسلام کے اس بنیادی رکن سے مذہبی رواداری کو فروغ ملتا ہے اور اس اسلامی تعلیم سے دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مسلمانوں کی الفت و محبت بڑھتی ہے بلاشبہ آپس میں الفت ورواداری سے رہنااور باہمی تعلق قائم رکھنا تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیم کا حصہ ہے ہر نبی نے دنیا کے سامنے یہ پاکیزہ پیغام پیش کیا ہے پھر عقل و شعور کا بھی تقاضا ہے کہ آپس میں مِل جُل کر زندگی گذاری جائے اور لوگوں کے ساتھ الفت و محبت کا مُعاملہ کیا جائے یہی اللہ کے نیک بندوں کی پہچان ہے یہی سمجھداروں کا طریقہ ہے اوریہی عقلمندوں کا طرز عمل ہے آخرمیں دعاہیکہ اِلہٰ اَلعٰلمِین : ہم کو پوری انسانیت کیلئے امن و محبت اور خیر وبرکت کا ذریعہ بنادے ، قرآن کریم کو ہمارے دلوں کا نوراور آنکھوں کا سرور بنادے ہم سب کو امن وعافیت عطافرمادے ، اورکروناوغیرہ سے ہماری حفاظت فرمادے ***

هَذَا، وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى خَاتِمِهِمْ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا لَكَ عَابِدِينَ، وَبِجَمِيعِ أَنْبِيَائِكَ مُؤْمِنِينَ، وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا، رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ. اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، **وَأَدِمِ اللَّهُمَّ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْخَيْرَ وَالرَّخَاءَ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ**

الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ الْأَوْفِيَاءَ، وَارْزُقْ ذَوِيهِمْ جَمِيلَ الصَّبْرِ وَعَظِيمَ الْجَزَاءِ. وَارْحَمْ يَا رَبَّنَا آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا. **اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ لَنَا وَلِوَالِدِينَا، وَلِمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا، وَلِلْمُسْلِمِينَ أَجْمَعِينَ.** اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.